سوال

(250)خاندانی منصوبہ بندی کے بارے میں حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

فتویٰ کمیٹی کو یہ سوال موصول ہوا ہے کہ کیا مسلمان کیلئے یہ جائز ہے کہ وہ مختلف اسباب ووسائل کو اختیار کرکے خاندانی منصوبہ بندی کرسکے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

کبار علماء کی کونسل نے اس مسئلہ پر پہلے بھی غور کیا تھا اوراس کے بارے میں درج ذیل قرارداد منظور کی تھی :

''یہ دیکھتے ہوئے کہ اسلامی شریعت نے نسل انسانی کے پھیلانے وار بڑھانے کی ترغیب دی ہے ' نسل کو اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر احسان عظیم اور نعمت کبریٰ قرار دیا جاتا ہے جیسا کہ کتاب وسنت کے ان بے شمار نصوص سے یہ واضح ہے ' جنہیں بحوث علمیہ وافتاء کی فتویٰ کمیٹی نے اپنے اس تحقیقی مقالہ میں ذکر کیا ہے جو کونسل کے سامنے پیش کیا گیا تھا۔ ''

''یہ دیکھتے ہوئے کہ خاندانی منصوبہ بندی یا منع حمل اس انسانی فطرت سے متصادم ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا ہے نیز یہ اسلامی شریعت سے بھی متصادم ہے سے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کیلئے پسند فرمایا ہے۔ ''

''یہ دیکھتے ہوئے کہ خاندانی منصوبہ بندی یا منع حمل کی علمبردار ایک ایسی جماعت ہے جس کا مقصد اپنی اس دعوت سے مسلمانوں کے خلاف عموماً اور عرب مسلمانوں کیخلاف خصوصاً سازش ہے اوراس سازش کے ذریعے وہ مسلمانوں کی آبادی کو کم کرکے مسلمانوں اوران کے ملکوں پر غاصبانہ تسلط جمانا چاہتے ہیں۔ علاوہ ازیں خاندانی منصوبہ بندی کے طریقوں میں زمانہ جاہلیت کے اعمال کی جھلک ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی کے ساتھ بدگمانی ہے اوراسلامی معاشرے کی عمارت کو جوکہ بہت سی انسانی اینٹوں سے مل کر وجود میں آئی ہے ' تباہ کرنے کی سازش ہے لہٰذا کونسل کی رائے میں خاندانی منصوبہ بندی اور منع حمل قطعاً جائز نہیں ہے جبکہ یہ بھوک اورافلاس کے خدشہ کی وجہ سے ہو کیونکہ رازق تو اللہ تعالیٰ ہے جوکہ زور آور اور مضبوط ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَما مِن دابَّةٍ فِى الأَرضِ إِلّا عَلَى اللَّهِ رِزقُها ٦ ... سورة هود

''اورزمین پر کوئی چلنے پھرنے والا نہیں مگر اس کا رزق اللہ کے ذمے ہے۔ ''

ہاں البتہ اگر منع حمل کسی ناگزیر ضرورت کی وجہ سے ہو' مثلاً عورت حسب معمول بچے کو جنم نہ دے سکتی ہو بلکہ اس کیلئے وہ آپریشن کیلئے مجبور ہو یا میاں بیوی کسی مصلحت کی وجہ سے حمل میں تاخیر چاہتے ہوں تو پھر منع حمل یا حمل کو مؤخر کرنے میں کوئی امر مانع نہیں ہے تاکہ احادیث صحیحہ اور حضرات صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت سے عزل کا جو جواز مروی ہے اس پر عمل ہوسکے اور فقہاء کے اس فتویٰ پر عمل ہوسکے کہ چالیس دن سے پہلے پہلے نطفہ نکالنے کیلئے دواء استعمال کرنا جائز ہے۔ یاد رہے ناگزیر ضرورت و حاجت ثابت ہو جائے تو پھر منع حمل ضروری بھی ہو جاتا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب النکاح : جلد 3 صفحہ 213

محدث فتویٰ